سوال

میں ملازمت کرتی ہوں جس کی مجھے تنخواہ بھی ملتی ہے میں اس سے اپنے آپ اور گھر میں خرچ کرتی ہوں اور اپنے میکے والوں کو بھی دیتی اور صدقہ وخیرات بھی کرتی ہوں ، میرے اور خاوند کے مابین اپنا مال خرچ کرنے کے بارہ میں اختلافات ہوتے رہتے ہیں ۔ میرا سوال یہ کہ کیا میرے خاوند کو میری ذاتی رقم خرچ کرنے میں اعتراض کرنے کا کوئی حق ہے ، اور کیا مجھے اپنا ذاتی مال خرچ کرنے میں اس سے اجازت لینی واجب ہے ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ عاقل بالغ اور آزاد اور تصرفات کرسکتا ہو کو اپنی زندگی میں اپنے ذاتی مال میں تصرف کرنے کا حق ہے اور اس کےلیے جائز ہے کہ وہ چاہے خرید وفروخت کرے یا کرایہ وغیرہ پر دے یا پھر ھبہ اور وقف کرے اور اسی طرح باقی تصرفات بھی اس کےلیے جائز ہیں ، اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں ۔

اور اہل علم کے مابین اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں کہ خاوند کو اپنی بیوی کے ذاتی مال میں کوئی اعتراض کرنے کا حق نہیں جبکہ اس کا تصرف کسی عوض میں ہو یعنی خرید وفروخت ، اور کرایہ وغیرہ ۔

اور جب وہ عورت عقل مند اور تصرف کرنے میں بھی جائز ہو اور پھر وہ عادتا دھوکہ باز بھی نہ ہو اس کےلیے تصرف جائز ہے ۔

دیکھیں : مراتب الاجماع لابن حزم (162) ، الاجماع فی الفقہ الاسلامی تالیف ابوجیب (566/2) ۔

علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا عورت اپنا سارا مال یا اس میں کچھ حصہ اپنے خاوند کی اجازت کی بغیر ہبہ کرسکتی ہے ، ذیل میں ہم مختلف مذاہب بیان کرتے ہیں :

پہلا قول :

مالکیہ اور حنابلہ کی ایک روایت ہے کہ :

ثلث سے زیادہ مال کے ہبہ میں خاوند کو روکنے کا حق ہے ، اس سے کم میں خاوند کو روکنے کا حق نہیں ۔

دیکھیں شرح الخرشی (103/7) المغنی لابن قدامہ (513/4) نیل الاوطار (22/6) ۔

ان کے دلائل میں قیاس اور منقول دونوں ہی شامل ہیں :

منقول میں سے دلائل :

کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی خیرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا زیور لے کر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا :

عورت کو اپنے مال میں سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ بھی جائز نہیں ، تو کیا تو نے کعب (رضی اللہ تعالی عنہ) سے اجازت لی ہے ، اس نے کہا جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

کعب بن مالک کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے پوچھے کہ کیا تو نے خیرہ کو اپنا زیور صدقہ کرنے کی اجازت دی ہے، توانہوں نے جواب میں کہا جی ہاں میں نے اجازت دی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قبول کرلیا۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2380) اس حدیث کی سند میں عبداللہ ابن یحیی اور اس کا والد دونوں راوی مجہول ہیں۔

2- عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں فرمایا:

(کسی بھی عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں) سنن ابوداود کتاب البیوع باب نمبر (84)، سنن نسائی الزکاۃ باب (58) مسند احمد (179/2) سنن ابن ماجۃ (798/2)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ:

(جب خاوند بیوی کی عصمت کا مالک بن جائے تو اس کے لیے اپنے مال میں کچھ بھی جائز نہیں) ترمذی کے علاوہ باقی پانچ نے اسے روایت کیا ہے۔

یہ اور اس سے قبل والی حدیث اس کی دلیل ہے کہ بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرسکے، اور اس میں یہ ظاہر ہے کہ عورت کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنے لیے خاوند کی اجازت شرط ہے، اس قول کے قائلین نے ثلث سے زیادہ کی شرط دوسری نصوص کی وجہ سے لگائی ہے، جن میں یہ ہے کہ مالک کے لیے صرف ثلث اور اس سے کم میں وصیت کرنے کا حق حاصل ہے اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتا لیکن اگر ورثاء اجازت دیں تو پھر کرسکتا ہے۔

جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ میں جو کہ مشہور ہے اس میں ہے کہ جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سارے مال کے صدقہ کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اجازت نہ دی اور جب دو ثلث کا پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی نہیں ہی کہا اور جب انہوں نے ثلث کے بارہ میں پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث ٹھیک ہے اور پھر ثلث بہت ہے۔ صحیح بخاری و مسلم۔

اور قیاس میں ان کی دلیل یہ ہے کہ:

خاوند کا حق اس کے مال سے بھی متعلق ہے جس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(عورت سے اس کے مال اور اس کی خوبصورتی وجمال اور اس کے دین کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے) اسے ساتوں نے روایت کیا ہے۔

اور عادت ہے کہ بیوی کے مال کی وجہ سے خاوند اس کا مہر بھی زیادہ کرتا ہے اور اس میں دلچسپی لیتا اور اس سے نفع حاصل کرتا ہے، اور جب اسے تنگی پیش آجائے تو وہ اسے مہلت دے دیتا ہے، تو اس طرح یہ مریض کے مال سے وارثوں کے حقوق کی جگہ ہوا۔ دیکھیں المغنی لابن قدامہ (514/4)۔

دوسرا قول:

خاوند کو مطلق طور پر بیوی کو تصرف سے روکنے کا حق حاصل ہے۔ چاہے وہ کم ہو یا زیادہ لیکن صرف خراب اور ضائع ہونے والی اشیاء میں یہ حق نہیں۔

یہ قول لیث بن سعد کا قول ہے۔ دیکھیں نیل الاوطار (22/6)۔

تیسرا قول:

عورت کواپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کا حق نہیں :

یہ طاووس رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے ۔ دیکھیں فتح الباری (218/5) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں :

طاووس رحمہ اللہ تعالی نے عمرو بن شعیب والی مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

عورت کے لیے اپنے مال خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ جائز نہیں ۔ ابوداود اور نسائی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہے ، ابن بطال رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : باب کی احادیث صحیح ہیں ۔

چوتھا قول :

عورت اپنے مال میں مطلقا تصرف کا حق حاصل ہے چاہے وہ عوض کے ساتھ یا بغیر عوض کے ، چاہے وہ سارے مال میں یہ کچھ میں ۔

یہ قول جمہور علماء کرام کا ہے ، جن میں شافعیہ ، احناف ، حنابلہ کا ایک مذہب ، اور ابن منذر شامل ہیں ۔ دیکھیں المغنی لابن قدامہ (513/4) الانصاف (342/5) اور شرح معانی الآثار (354/4) فتح الباری (318/5) ، نیل اولاطار (22/6) ۔

کتاب وسنت اور نظر کے اعتبار سے سب سے زیادہ عادل اور صحیح قول یہی ہے ۔

کتاب اللہ سے دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور عورتوں کو ان کے مہر پورے کے پورے ادا کرو ، اگر تو وہ تمہیں اپنی مرضی اور خوشی سے کچھ معاف کردیں تو اسے بڑي خوش سے کھاؤ ۔

تو اللہ تعالی نے اس آیت میں خاوند کے لیے بیوی کے مال سے جس پر وہ راضی ہو مباح قرار دیا ہے ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

اور اگر تم انہیں چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کرچکے ہو تو جو تم نے مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف ادا کرو لیکن اگر وہ معاف کردیں ۔

تو اللہ تعالی نے خاوند کے طلاق دینے کے بعد عورت کو اپنا مال معاف کرنے کی اجازت دی ہے اور اس میں کسی کو بھی دخل نہیں کہ اس سے اجازت طلب کی جائے جو کہ عورت کے اپنے مال میں تصرف کرنے کی دلیل ہے ، اور اس پر بھی دلیل ہے کہ اپنے مال میں اسی طرح ہے جس طرح کہ مرد اپنے مال میں تصرف رکھتا ہے ۔ دیکھیں کتاب : شرح معانی الآثار (4/352) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

اور یتیموں کو ان کے بالغ ہونے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو النساء (6) ۔

اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ اگر یتیم بچی ہوشیار اور بالغ ہوجائے تو اس کے لیے اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے ۔

اور اسی طرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عید کے خطبہ میں وعظ ونصیحت کرنے کے بعد عورتوں نے اپنے زیورات صدقہ کردیے ، تو یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کا

اپنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے اور کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ۔

دیکھیں کتاب : اتحاف الخلان بحقوق الزوجین فی الاسلام تالیف ڈاکٹر فیحان بن عتیق المطیری ص (92-96) ۔

نیل الاوطار میں ہے کہ :

جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ :

جب عورت بے وقوف نہ ہو تو اس کے لیے مطلقا اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا جائز ہے ، اور اگر وہ بے وقوف ہو تو پھر جائز نہیں ۔

فتح الباری میں کہا ہے کہ :

جمہور علماء کرام کی اس پر کتاب وسنت میں سے بہت سے دلائل ہیں ، انتہی ۔

جمہور علماء کرام نے اس حدیث :

عورت کے لیے اپنے مال میں خاوند کی عصمت میں رہتے ہوئے ہبہ جائز نہیں ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (3079) صحیح الجامع حدیث نمبر (7265) اور بعض روایات کا بیان ہوچکا ہے ۔

اس حدیث سے استدلال کا رد کرتے ہوئے جمہور علماء کرام کہتے ہیں :

یہ ادب اور حسن معاشرت اور خاوند کے بیوی پر حق اور مقام مرتبہ اور اس کی قوت رائے اور عقل پر محمول ہے کہ خاوند ان اشیاء میں پختہ ہوتا ہے ۔

امام سندھی نے نسائی کی شرح میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

یہ حدیث اکثر علماء کرام کے نزدیک حسن معاشرت اور خاوند کو راضی وخوش کرنے کے معنی پر ہے ، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث ثابت ہی نہیں تو ہم کس طرح ایسا کہیں اور قرآن مجید اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے ، قرآن مجید کے بعد سنت اور پھر آثار اور اس کے بعد معقول کا درجہ ہے ۔ ۔ ۔

میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بغیر ہی غلام آزاد کردیا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علم ہونے پر انہیں کوئی عیب نہیں لگایا ، تو یہ اس کے علاوہ دوسری احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ حدیث اگر ثابت ہو تو پھر ادب واحسان اور اختیار پر محمول ہوگی ۔

تو اس طرح مسلمان عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اجازت طلب کرے اور اجازت لینا اس پر واجب تو نہیں بہتر ہے ، اسے اس کا اجر بھی ملے گا ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا عورتوں میں سے کونسی عورت بہتر ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وہ عورت اچھی اور بہتر ہے جب اس کی طرف خاوند دیکھے تو وہ اسے خوش کردے ، اور جب اسے کوئی حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے ، اور وہ اپنے مال اور نفس میں خاوند کی مخالفت نہ کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو ۔ سنن نسائی حدیث نمبر (3179) صحیح الجامع حدیث نمبر (3292) ۔

والله اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

4037